ہو جواب چرخِ نیلی فام پھر یہ خاکتودہ
طارق و موسیٰ کا ہو چوٹی پہ تیری پھر ورود

مصدرِ تبلیغِ حق بن جائے ہر وادی تری
بربریت[1] ہو مبدّل پھر بشانِ دلبری

(۳)

عالمِ ہستی ہے صبح و شام رہینِ انقلاب
مضطرب ذرّوں کے سینوں میں ہیں لاکھوں آفتاب

ارتقائے بزمِ ہستی کا ہے ضامن ہر زوال
ہیں یہاں کتنے چمن پروردۂ دشت و جبال

صبح بن جاتی ہے خود زلفِ شبِ غم کا نکھار
شعلۂ برقِ تپاں دیتا ہے پیغامِ بہار

رہزنِ ہر راہِ منزل خضرِ منزل ہے یہاں
موجِ طوفاں خالقِ دامانِ ساحل ہے یہاں

قطرۂ دریا سے دریا ہو رہے ہیں موجزن
شامِ ہر گلشن سے ہے تخلیقِ ہر صبحِ چمن

تو بھی کر اپنی خموشی کو تکلّم آشنا
دے شہیدِ جستجو کو رازِ ہستی کا پتا

منتظر ہے گوشِ مسلم پھر اسی آواز کا
کاروانِ زندگی کو دے جو پیغامِ درا

"دل مرا شفتگانِ حاضر سے بے پروا ہے آج
گوشِ آوازِ سرودِ رفتہ کا جویا ہے آج"

غزل

از

(جناب شارق میرٹھی ایم - اے)

مذاقِ دید سے تزئینِ محفل ہوتی جاتی ہے
نظر جس شے پہ پڑتی ہے مرادِ دل ہوتی جاتی ہے

جگر میں ٹیس، دل میں ہوک، لب پر آہ، نم آنکھیں
کہانی یاد کر لینے کے قابل ہوتی جاتی ہے

سمجھتا ہوں مآلِ عشق لیکن اس کو کیا کیجے
کہ اس کی ہر نظر منجملۂ دل ہوتی جاتی ہے

جنونِ شوق نے جس جس قرینے سے سجائی تھی
اسی ترتیب سے برخاست محفل ہوتی جاتی ہے

جو آتا ہے مجھی کو دیکھتا ہے ان کی محفل میں
جو محفل ان کی تھی اب میری محفل ہوتی جاتی ہے

یہ کیسا ذوقِ نظارہ، یہ کیسی دیدۂ مجبوری
مری ہستی ہی خود میرے مقابل ہوتی جاتی ہے

یہ مانا جلوۂ ہستی فنا آمیز ہے شارق!
مگر پہلے سے کچھ رنگین محفل ہوتی جاتی ہے

---

[1] قوم بربری کو طارق نے دائرۂ اسلام میں داخل کیا تھا اور پھر فتح اسپین میں اس قوم نے حق کی مدد کی تھی

© rasailojaraid.com